© rasailojaraid.com

برار مجال بیرسٹر لاہور

یوم مئی کی اہمیت مذہبی اور فصلی ہے

جو شکاگو کے واقعہ سے بہت پہلے مسلّمہ تھی

یکم مئی پوری دنیا میں مزدوروں کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس دن کے منانے میں بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ بالخصوص اشترا کی دنیا میں کیا جاتا ہے۔ مغربی دنیا میں بھی مزدور تنظیمیں اس دن کو مزدوروں کے عالمی دن کے طور پر منانے میں پیش پیش ہیں۔ پچھلے چند عشروں میں تیسری دینا کے ممالک میں اسی دن کو مزدوروں کی نجات کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اور انتہائی فراخدلی سے شکاگو کے شہیدوں کو خراج تحسین پیش کیا جاتا ہے۔ کہ ان شہیدوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے سرمایہ داروں سے اپنے مطالبات منوا کر دنیا کے تمام مزدوروں کی نہ صرف رہنمائی کی بلکہ ان کے لئے سرمایہ دارانہ نظام کے استحصال سے نجات کی بنیاد فراہم کی ہے۔ لہٰذا یہ دن پوری دنیا میں بلحاظ نظام معیشت اور طرز حکومت مزدوروں کے مفادات کی حفاظت کی جنگ میں ایک اہم سنگ میل کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ اس دن کی موجودہ دور میں اہمیت کے پیش نظر اس بات کا پتا لگانا دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ کیا اس دن اہمیت صرف اور صرف انیسویں صدی کے آخر میں شکاگو کے ایک علاقے ھے مارکیٹ (Hay Market) میں مزدوروں اور مقامی پولیس کے درمیان ایک جھڑپ جس میں دونوں اطراف سے یعنی مزدور اور پولیس والے ہلاک ہوئے تھے کے واقع کی وجہ سے ہے۔ یا یہ دن اس جھڑپ کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے بھی امریکی اور مغربی معاشرہ میں کسی اہمیت کا حامل ہوتا تھا۔

تاریخ کا مطالعہ یہ بتاتا ہے کہ قدیم مصری تہذیب میں یہ دن بڑے جوش و خروش سے منایا جاتا تھا۔ موسمی اعتبار سے بہار آنے کے بعد ان علاقوں میں مئی کے مہینے تک گندم کی فصل پک جاتی ہے۔ اس لئے قدیم مصری مذہب میں پہلے مئی کا دن اس لئے منایا جاتا تھا کہ اس دن پیدائش اور افزائش کی دیوی (Goddes OF Ressurrection) دوبارہ دنیا میں آ کر فصلوں کی صورت میں انسانوں کو نئی زندگی کا پیغام دیتی ہے۔ اسی طرح ہندو مذہب میں بھی اس دن کو جوش و خروش سے منایا جاتا تھا کہ اسی دن فصلوں کی دیوی زیر زمین اپنا کام ختم کر کے زمین کے اوپر دوبارہ جنم لیتی تھی۔ اس طرح یونانی اور رومی دیو مالائی مذاہب میں بھی اس دن کو (Goddess Of Ressurrection) کے یوم پیدائش کی طرح منایا جاتا ہے۔

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جب یونانی اور رومی دنیا عیسائیت کے پھیلاؤ کے خلاف بند باندھنے میں ناکام ہو گئی تو اس کے عمائدین نے کمال ہوشیاری سے ظاہری طور پر تو عیسائیت کو بطور مذہب قبول کر لیا لیکن اس کی اصل صورت و شکل کو اس طرح مسخ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کر دیا کہ اپنی تمام پرانی روایات اور رواجوں کو عیسائیت کی چھاپ لگا کر اپنی عملی زندگی کے مستقل حصہ کے طور پر قائم ودائم رکھا۔ مثال کے طور پر انہوں نے اس بات کو عام کر دیا کہ حضرت عیسیٰ کو اپریل کے مہینے میں صلیب پر لٹکا دیا گیا اور صلیب پر تین دن لٹکانے کے بعد ان کی لاش کو لواحقین کے حوالے کر دیا گیا جنہوں نے لاش کی تدفین کر دی ۔ لیکن جب چند دنوں کی بعد حضرت عیسیٰ کے پیروکاران کی قبر کی زیارت کرنے کی غرض سے قبر پر حاضر ہوئے تو قبر پھٹ چکی تھی اور حضرت عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر اس سے باہر نکل کر اپنی قربانی دینے کے صلے میں پوری دنیا پر چھا جانے کی غرض سے روانہ ہو گئے تھے۔ اور تیس اپریل تک وہ روحانی طور پر پوری کائنات پر چھا گئے اور اس طرح یکم مئی کو انہوں نے اپنے باپ یعنی خدا کی مکمل حکمرانی اس کائنات پر قائم کر دی اس طرح عمائدین یونان وروم (Goddess Of Ressurrection) کا نظریہ حضرت عیسیٰ کے وجود کے یعنی دوبارہ زندہ ہونے کے واقع سے قائم کر دیا۔

لہٰذا جب عیسائی مذہب پورے یورپ میں پھیل گیا تو اسی واقع کی نسبت سے انتہائی مذہبی قسم کے عیسائی اس دن کو منانے کے لئے ۳۰ اپریل کی رات کو کسی درخت کے پاس الاؤ جلا کر ایک دائرے کی شکل میں درخت کے گرد چکر لگا کر عبادت کرتے جسے (Maypool) مے پول کہا جاتا ہے۔ اور پہلی مئی کو تمام عیسائی اس دن کو یسوع مسیح کی مکمل فتح اور اس کے مقدس باپ کی حکمرانی کے قیام کی خوشی میں میلوں کی صورت میں کوئی جشن منعقد کرتے ۔

یورپی آباد کاروں نے امریکہ میں قدم جمانے کے لئے امریکی اصلی باشندوں یعنی ریڈ انڈین کا قتل عام کرتے جب اپنی نو آبادیاں قائم کیں تو وہ دوسری یورپی قباحتوں کی طرح اس دن کو منائے جانے کا رواج بھی اپنے ساتھ امریکہ لے گئے ۔ پورے عیسائی امریکہ میں اس دن میلے اور جشن منائے جاتے کسانوں اور مزدوروں کی (Rallys) ریلیاں منعقد کی جاتی بینڈ باجے کے ساتھ پریڈ بھی کی جاتی۔

تاریخ دان اس بات پر متفق ہیں کہ موجودہ ریاست ہائے متحدہ کے شمالی حصہ میں جہاں شکاگو واقع ہے ۔ صنعت کاری کا علم بہت تیز ہو گیا سرمایہ دار کا مقصد زیادہ نفع کمانا ہوتا ہے ۔ اور زیادہ منافع کے حصول میں کم تنخواہ کا طلب گار مزدور ایک بہت اہم اکائی ہوتا ہے ۔ لہٰذا یہ سرمایہ دار ریاست ہائے متحدہ کے جنوبی حصہ میں کھیتوں میں تقریباً مفت کام کرنے والے سیاہ فام غلام مزدوروں کو للچائی ہوئی نظر سے دیکھتے تھے انہیں معلوم تھا کہ اگر ان سیاہ فام غلاموں کو آزادی مل جائے تو ان علاقوں کے آزاد ہونے کے بعد ان کے آقا ان کا اس حد تک قافیہ تنگ کر دیں گے کہ وہ شمال کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے ۔ جس کے نتیجہ میں انہیں کم تنخواہ پر کام کرنے والے مجبور مزدوروں کی ایک وسیع مقدار میسر آجائے گی ۔ جو نو آزاد علاقوں پر مشتمل ہو گی ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے انہوں نے بلند اخلاقی دعووں کے ساتھ اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کی جدوجہد شروع کر دی جس کے نتیجے میں امریکہ میں خانہ جنگی شروع ہو گئی ۔ اور جنوب شمال سے شکست کھا گیا۔ شمالی سرمایہ دار کی امید کے عین مطابق جنوب میں رہنے والے سابق آقاؤں نے تو آزاد شدہ سیاہ فام سابقہ غلاموں کا قتل عام شروع کر دیا اور نتیجتاً یہ سیاہ فام لوگ شمال کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ۔ تشدد بھوک افلاس اور ظلم کے مارے ہوئے یہ سیاہ فام سابقہ غلام شمالی سرمایہ داروں کی فیکٹریوں میں انتہائی ہتک آمیز شرطوں اور کم تنخواہوں پر کام کرنے کے لئے راضی تھے ۔ لہٰذا سرمایہ دار ملازمت کے سلسلے میں ان سابقہ غلاموں کو سفید فام مزدوروں پر ترجیح دیتا اپنے لئے منافع بخش سمجھتے تھے ۔ اس عمل سے سفید فام مزدوروں کے مفادات مجروح ہوئے جس کے نتیجہ میں انہوں نے جدوجہد شروع کی۔

انہوں نے سابقہ غلاموں یعنی سیاہ فام مزدوروں کو فیکٹریوں اور بندرگاہوں میں ملازمتوں کے خلاف مظاہرے شروع کئے ۔ سفید فام مزدور تنظیموں نے مشترکہ جدوجہد کے تحت سیاہ فام مزدوروں یعنی سابقہ غلاموں پر ملازمتوں کے دروازے مکمل طور پر بند کرنے کے مطالبے شروع کر دیے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نسل پرستوں کی "شہادت سے تیسری دنیا کے مزدوروں کی جدوجہد کا کوئی تعلق نہیں

شکاگو کا واقعہ گورے مزدوروں کے حقوق اور کالے مزدوروں کا استحصال ہے

_ انہی مطالبات کو منوانے کے لئے سفید فام مزدور تنظیموں نے اعلان کیا کہ پہلی مئی کو جشن منانے کے بجائے مزدوروں کے مظاہرے ہوں گے۔ شکاگو کے مزدور اور دوسرے شہروں سے آئے ہوئے سفید فام مزدوروں کے نمائندے شکاگو کے علاقے (Hay market) میں اجتماعی مظاہرہ کریں گے۔

مظاہرین میں (Anarchist) انتشار پسند تنظیم کے مزدور بھی شامل تھے جنہوں نے پولیس کو دیکھتے ہی ان پر بم پھینکے جس سے پولیس کے کچھ سپاہی موقع پر ہلاک ہوگئے پولیس نے گولی چلائی جس سے چند مزدور بھی ہلاک ہوئے جس کے نتیجہ میں پورے شمالی امریکہ میں سفید فام مزدور تنظیموں نے مظاہرے کئے اور سرمایہ داروں کو ان کے سامنے ہتھیار ڈال کر ان کے مطالبات ماننے پڑے۔ جن میں مندرجہ ذیل مطالبات شامل ہیں۔

1 کسی فیکٹری میں سفید فام مزدوروں کی تنظیم کی پیشگی منظوری کے بغیر کوئی سیاہ فام مزدور ملازمت حاصل نہ کر سکے گا۔

2 اگر کسی سیاہ فام مزدور کو سفید فام تنظیم کی پیشگی منظوری کے بعد ملازمت دے دی گئی تو اس کی تنخواہ اس قسم کے سفید فام مزدور کی تنخواہ سے آدھی ہو گی

3 نہ ہی سیاہ فام مزدور کو اپنی یونین سازی کی اجازت ہو گی اور نہ ہی اسے کسی سفید فام مزدور یونین کا رکن بنایا جائے گا۔

ان حقائق کی روشنی میں یہ سوال سامنے آتا ہے کہ شکاگو کے جن نام نہاد شہیدوں کا نام لے کر اور ان کی قربانیوں اور احسانوں کو گنوا گنوا کر ہمارے اشتراکی دانشوروں کی زبانیں خشک ہو جاتی ہیں کیا انہوں نے واقعی اپنی جانوں کا نذرانہ دنیا کے مزدوروں کو استحصال سے نجات دلوانے کے لئے دیا تھا یا اپنے نسلی مفادات کی حفاظت اور سیاہ فام کے استحصال کی خاطر۔ یہاں یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ ان سفید فام پرست نام نہاد مزدوروں نے شکاگو کے اس واقع کے نتیجہ میں سیاہ فام اور تاریخی طور پر مظلوم مزدوروں کے استحصال کے لئے جو مطالبات امریکی سرمایہ داروں سے منوائے تھے وہ ۱۹۲۱ء تک مکمل طور پر نافذ العمل رہے۔ پہلی جنگ عظیم میں جو سیاہ فام فوجی ہلاکت سے بچ کر واپس آئے تو انہوں نے اپنے اس ننگے استحصال کے خلاف سخت جدوجہد کی جس کے نتیجہ میں ان کی شرائط کار میں کچھ نرمی پیدا ہوئی ۔ لیکن آج بھی یہ بات دعوے سے کہی جا سکتی ہے کہ شکاگو کے نسل پرست مزدوروں نے جس کامیابی سے سیاہ فام مزدوروں کے استحصال کی عمارت تعمیر کی بے شمار قربانیوں کے باوجود امریکہ کا کالا مزدور اسے آج تک منہدم نہ کر سکا۔

پیشہ ور اشتراکی دانشوروں اور پیشہ ور مزدور لیڈروں کو راقم کا چیلنج ہے کہ اگر ان میں حقیقت ہے تو ان حقائق کو جھٹلائیں اور اگر جھٹلا نہیں سکتے تو اس حقیقت کو تسلیم کریں کہ شکاگو کے ان نسل پرستوں کی نام نہاد شہادت سے تیسری دنیا کے مزدوروں کی جدوجہد کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

محققِ دوراں مولانا حکیم محمود احمد ظفر کی تصانیف
خریدنے کے لئے دفتر "نقیب" مہربان کالونی ملتان سے رجوع فرمائیں!

© rasailojaraid.com